بدھ 28 ستمبر 2016ء

صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editoralfazl@gmail.com

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

بدھ 28 ستمبر 2016ء 25 ذوالحج 1437 ہجری 28 تبوک 1395 ہش جلد 66-101 نمبر 220

خوش اخلاقی سے

اپنی خوش اخلاقیوں سے موہ لے دشمن کا دل
دلبری کر، چھوڑ سودا نالہ دل گیر کا
ملک کے چھوٹے بڑے کو وعظ کر پھر وعظ کر
وعظ کرتا جا، نہ کچھ بھی فکر کر تاثیر کا
کل کے کاموں کو بھی ممکن ہو اگر تو آج کر
اے مری جاں وقت یہ ہرگز نہیں تاخیر کا

(کلام حضرت مصلح موعود)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

(مقربان الٰہی) کی ایک علامت یہ ہے کہ وہ لغو اور فضول بات نہیں کرتے۔ تمسخر سے پرہیز کرتے ہیں اور ٹھٹھا نہیں کرتے۔ وہ افسردہ زندگی گزارتے ہیں اور اس بات سے ڈرتے رہتے ہیں کہ کہیں ان کے منہ سے نکلی ہوئی کوئی بات اور ان کا کوئی فعل ان کے (نیک) اعمال کو ضائع نہ کردے۔ ان کی گفتار صرف مضبوط (بنیاد) پر استوار ہوتی ہے اور وہ لایعنی گفتگو نہیں کرتے۔

ان کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ تو انہیں دیکھتا ہے کہ اللہ انہیں ضعف کے بعد قوت اور افلاس کے بعد تونگری بخشتا ہے اور وہ لوگ بے یار و مددگار نہیں چھوڑے جاتے۔

ان کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ وہ لوگوں کے ہاتھوں سے ہر قسم کی تکلیف اور کجروی پاتے ہیں اور ہر طرف سے انہیں مایوسی نظر آتی ہے پھر اللہ تعالیٰ انہیں تھام لیتا ہے اور وہ بچائے جاتے ہیں۔ جب ان پر کوئی آفت نازل ہوتی ہے تو اللہ کی جناب سے انہیں ایسا صبر عطا کیا جاتا ہے جو فرشتوں کو حیران کردیتا ہے۔ پھر فضل نازل ہوتا ہے تو وہ (آفات سے) نجات دیئے جاتے ہیں۔

’’ان کی ایک علامت یہ ہے کہ وہ خود کمائے ہوئے مال اور موروثی مال اور پسر و پدر پر بھروسہ نہیں کرتے بلکہ اپنے رب اللہ پر تکیہ کرتے ہیں اور جو معارف انہیں ودیعت کئے گئے ہیں ان کے علاوہ انہیں کوئی اور چیز مسرت نہیں بخشتی اور یہ ان کو ہر آن عطا کئے جاتے ہیں۔ وہ اللہ کی راہوں میں تکلیف بخوشی برداشت کرتے ہیں اور اس میں وہ کوئی تکلیف محسوس نہیں کرتے اور اگر ان کو کچھ بھی نہ دیا جائے تو پھر بھی اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں۔ وہ اللہ کی محبت میں خوشی پاتے ہیں اور یہ اس لئے کہ انہیں ایسے معارف عطا کئے جاتے ہیں جیسے کہ وہ تہ بہ تہ سفید بدلیاں ہوں اور انہیں معارف کے خزانے دیئے جاتے ہیں پس وہ (معارف کے) ہر دروازے سے داخل ہوتے ہیں۔ اللہ انہیں بہتے دریاؤں جیسے دل عطا فرماتا ہے نہ اس تھوڑے سے پانی کی طرح جو کنوئیں میں ٹھہرا رہتا ہے اور گدلا ہوجاتا ہے۔ (اللہ کی) مدد ان (مقربان الٰہی) سے منقطع نہیں ہوتی اور وہ ہر وقت مدد دیئے جاتے ہیں۔

ان کی ایک علامت یہ ہے کہ انہیں ان کے ربّ کی طرف سے رعب عطا کیا جاتا ہے پس دشمن ان کا مقابلہ کرنے سے بھاگتے ہیں اور چھپتے پھرتے ہیں اور ان کی ملاقات کے وقت اپنے آپ کو اجنبی بنالیتے ہیں اور بھاگ کھڑے ہوتے ہیں۔ وہ اس طرح چھپتے ہیں جس طرح وہ شخص چھپتا ہے جس کی ناک کسی جرم کی وجہ سے کاٹ دی گئی ہو اور وہ شرمندگی چھپانے کے لئے لوگوں سے ملنے سے گریز کرے۔ یہ وہ رعب ہے جو اللہ کی طرف سے ان لوگوں کو ملتا ہے جو اسی کے ہوجاتے ہیں۔

ان کی ایک علامت یہ ہے کہ وہ ایسے لوگ ہیں جو اللہ کی راہ میں اس طرح کوشش کرتے ہیں جیسے ایک اٹھتی جوانی والا گٹھیلے بدن کا نوجوان کوشش کرتا ہے۔ اور جب وہ احکام الٰہی کی بجاآوری کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو چستی اور بشاشت سے کرتے ہیں اور تُو ان میں کسی قسم کی سستی اور کمزوری نہ پائے گا اور نہ ہی وہ تردّد میں پڑتے ہیں۔ زمین ان کے نور سے منور ہوجاتی ہے اور ان کے مقام سے سوائے ایسے لوگوں کے جو جان بوجھ کر انجان بنتے ہیں کوئی ناآشنا نہیں ہوتا اور ان کے دشمن انہیں پہچانتے ہیں مگر جان بوجھ کر انکار کرتے ہیں۔

نماز دعا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں۔

ہماری نماز جو ہے یہ اس قسم کی عبادت ہے جو تذلل اور انکسار کے مقام پر کھڑی ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ نماز دعا ہے اور دعا کے لئے انتہائی تذلل اور انکسار کو اختیار کرنا ضروری ہے۔ جس شخص کے دماغ میں اپنے ربّ کے مقابلہ میں ایک ذرّہ بھی تکبر ہو اس کی دعا کبھی قبول نہیں ہو سکتی۔ پس ہماری نمازیں صرف اس صورت میں عبادت بنتی ہیں کہ جب وہ حقیقتاً تذلل اور انکسار کے مقام پر کھڑی ہوں‘‘۔

(بسلسلہ فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2016ء
مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

دو نفلوں کی تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے 3 دسمبر 2010ء کے خطبہ جمعہ میں احمدی احباب کو روزانہ دو نوافل ادا کرنے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:۔

پس ان حالات میں دنیا بھر کی جماعتوں کے تمام افراد کو میں خاص طور پر اپنے مظلوم اور تکلیف اور مشکلات میں گرفتار بھائیوں کے لئے دعاؤں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کم از کم دو نفل روزانہ صرف ان لوگوں کیلئے ہر احمدی ادا کرے جو احمدیت کی وجہ سے کسی بھی قسم کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ جو ظالمانہ قوانین کی وجہ سے اپنی شہری اور مذہبی آزادیوں سے محروم کردیئے گئے ہیں۔ اسی طرح جماعتی ترقی کے لئے بھی خاص طور پر دعائیں کریں۔ پس اگر ہر احمدی اپنے دل کی بے چینی کو خدا تعالیٰ کے حضور پہلے سے بڑھ کر پیش کرے گا تو خود مشاہدہ کرے گا کہ اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر اس پر کس طرح پڑ رہی ہے پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ ان کو اپنے حصار میں لے لے گا۔

(روزنامہ الفضل 18 جنوری 2011ء)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 6 روپے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ جرمنی (7)

حضور انور کی پریس کانفرنس۔ جلسہ جرمنی کا افتتاح۔ خواتین اور جرمن مہمانوں سے خطاب

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

2 ستمبر 2016ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے پانچ بجے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف نوعیت کے دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ جرمنی کے اکتالیسویں جلسہ سالانہ کا آغاز ہو رہا تھا اور آج جلسہ سالانہ کا پہلا روز تھا۔

حضور انور سے میڈیا کے سوال

دوپہر ایک بجکر پچپن منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔

درج ذیل الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے نمائندے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد کے منتظر تھے۔

1۔ SWR TV
2۔ Baden TV
3۔ RTL TV
4۔ ZDF TV
5۔ Albania TV
6۔ Die Neue Welle (ریڈیو چینل)
7۔ اخبار Badisches Tageblatt
8۔ اخبار Stuttgarter Zeitung
9۔ اخبار Suddeutsche Zeitung
10۔ DPA Press Agency
11۔ Katholische Nachrichten Agentur

ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ کا دنیا کے لئے کیا پیغام ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کہ میں ایک لمبے عرصہ سے یہ پیغام دنیا میں پہنچا رہا ہوں کہ دنیا کے امن کو قائم کرنے کے لئے ہمیں مزید محنت کرنے کی ضرورت ہے اور اس کے لئے ہمیں آپس میں تعاون کرنا ہوگا کیونکہ ہم ایک بہت بڑی تباہی کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ اگر ہم نے ان حالات کو محسوس نہ کیا تو ہم اپنے پیچھے اپنی اولاد اور نسل کے لئے ایک ایسی دنیا چھوڑیں گے جس کا ان کو پچھتاوا رہے گا۔

جرنلسٹ نے سوال کیا کہ (دین) میں بعض سزائیں بہت سخت ہیں اور مغربی معاشرہ ان پر اعتراض کرتا ہے اس بارہ میں آپ کیا کہتے ہیں؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا:

شریعت ہے کیا؟ میرے نزدیک تو شریعت وہ ضروری احکامات ہیں جو آنحضرت ﷺ پر نازل ہوئے اور جن کو جمع و محفوظ کیا گیا اور جسے قرآن مجید کہتے ہیں۔ جس کے مطابق کچھ سزا کے احکامات بھی ہیں مگر وہ تفسیر و تشریح کے محتاج ہیں اور اگر ان کی تفسیر و تشریح صحیح طرح سے نہ کی جائے تو ان لوگوں کو ان کی حقیقت کا علم نہیں ہو سکتا۔

بنیادی طور پر یہ بات جاننی چاہئے کہ قرآن کریم کے آغاز میں ہی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ بے انتہاء رحم کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے اور جو خدا بے انتہاء رحم کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہو وہ اپنی مخلوق کے ساتھ نفرت اور ظلم کا سلوک نہیں کرتا۔

ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ یہاں جرمنی میں خاص طور پر کچھ پارٹیز (Parties) یہ سوال اٹھاتی ہیں کہ (دین حق) جرمنی کا حصہ ہے یا نہیں اور کیا اس کی تعلیم ہمارے قوانین سے مختلف تو نہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: کہ جس (دین) کو میں جانتا ہوں وہ محبت، امن اور ہم آہنگی کا گہوارہ ہے مجھے نہیں علم کہ وہ (دین) کے بارہ میں اپنی معلومات کہاں سے لیتے ہیں مگر جس (دین) کی تعلیم کو میں جانتا ہوں جو تعلیم قرآن کریم دیتا ہے وہ یہ ہے کہ اپنے خالق سے اپنے پیدا کرنے والے سے محبت کرو اور بنی نوع انسان سے محبت کرو۔ ہر انسان دوسرے انسان کے حقوق ادا کرے۔

بعد ازاں پرچم کشائی کی تقریب کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ گاہ کے چاروں ہالوں کے درمیان ایک کھلے لان میں تشریف لے آئے۔

پرچم کشائی

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لوائے احمدیت لہرایا جبکہ امیر صاحب جرمنی نے جرمنی کا قومی پرچم لہرایا۔ لوائے احمدیت لہرانے کے دوران احباب جماعت ربنا تقبل منا ...... کی دعا پڑھتے رہے۔

MTA انٹرنیشنل کی یہاں جلسہ گاہ سے Live نشریات صبح سے ہی شروع ہو چکی تھیں۔ پرچم کشائی کی یہ تقریب بھی دنیا بھر میں Live نشر ہوئی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ جس کے ساتھ جلسہ کا افتتاح ہوا۔

(اس خطبہ کا خلاصہ روزنامہ الفضل مورخہ 6 ستمبر 2016ء میں شائع ہو چکا ہے)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ تین بجے تک جاری رہا اور یہ خطبہ جمعہ MTA انٹرنیشنل پر Live (براہ راست) نشر ہوا اور مقامی طور پر درج ذیل بارہ زبانوں میں اس کا ترجمہ ساتھ ساتھ کیا گیا۔

جرمن، انگریزی، فرنچ، بنگالی، عربی، بلغارین، ٹرکش، البانین، رشین، بوزنین، فارسی، سواحیلی

علاوہ ازیں ان میں سے انگریزی، عربی، فرنچ، بنگالی اور جرمن تراجم براہ راست MTA پر نشر ہوئے۔

اس کے علاوہ MTA افریقہ پر سواحیلی اور انگریزی کا ترجمہ براہ راست نشر ہوا۔

ریڈیو پر دو مختلف Frequencies میں عربی اور جرمن ترجمہ Live نشر کیا جاتا رہا۔

خطبہ جمعہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ کے ساتھ نماز عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

حضور انور کی پریس کانفرنس

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز شعبہ نمائش میں تشریف لے آئے جہاں پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق ایک پریس کانفرنس کا انعقاد ہوا۔ جس میں پانچ ٹیلیویژن چینلز ایک ریڈیو چینل، تین اخبارات اور دو نیوز ایجنسیز کے نمائندے اور جرنلسٹ موجود تھے۔

ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ کا جلسہ پر آکر سب سے بڑا تاثر کیا ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ میرے لوگ یہاں جلسہ سالانہ پر اکٹھے ہوئے ہیں تا کہ وہ اپنے ایمان اور روحانیت میں آگے بڑھیں اور مزید سیکھیں کہ دوسرے انسانوں کا ان پر کیا حق ہے۔ یہاں انہیں سب کو دیکھ کر میں خوش ہوں۔

ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آجکل کے حالات دنیا میں بہت خراب ہیں اور (دین) کا لوگوں کے دلوں میں بہت خوف ہے اس بارہ میں آپ کیا فرماتے ہیں۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: آپ کی بات درست ہے کہ لوگوں کے دلوں میں (دین) کا خوف بیٹھا ہوا ہے۔ مگر اس خوف کی بنیاد (دینی) تعلیم نہیں ہے بلکہ ان دہشت گرد اور انتہاء پسند لوگوں کے عمل ہیں جو (دین) کی تعلیم کے خلاف ہر جگہ فساد کر رہے ہیں اور محض اپنے مفاد کے حصول کے لئے یہ سب کچھ کر رہے ہیں۔ جبکہ (دین) کی حقیقی تعلیم مکمل طور پر امن اور سلامتی والی ہے۔ اگر کوئی (-) گروپ اپنے مفادات کے حصول کے لئے ظلم کی راہ پر اتر آئے تو یہ ہرگز (دین) کی تعلیم نہیں ہوگی۔

حضور انور نے فرمایا: صحافیوں کی ایک خاصی تعداد اور دیگر افراد ان ممالک میں گئے۔ جہاں یہ مظالم ہو رہے ہیں اور داعش کے لوگوں اور دیگر افراد سے پوچھا کہ جو کچھ آپ کر رہے ہیں وہ تو (دینی) تعلیم کی پیروی معلوم نہیں ہوتی۔ اس پر انہوں نے جواب دیا کہ ہمیں یہ علم نہیں کہ جو ہم کر رہے ہیں وہ (دینی) تعلیم اور قرآن کریم کے مطابق ہے یا نہیں یا (دینی) تعلیم کیا ہے؟ ہم صرف اتنا جانتے ہیں کہ ہمارے رہنماؤں نے کہا ہے کہ ایسا کرو۔ اس لئے ہم ایسا کر رہے ہیں۔ بلکہ ان میں سے بعض جن کو (دینی) تعلیم کا کچھ علم تھا یہ بھی کہا کہ ہمیں پتہ ہے کہ خودکش حملے وغیرہ (دین) کی تعلیم نہیں لیکن ہم لوگ جو ایسا کر رہے ہیں اس کو روکنا بھی نہیں چاہتے۔ یہ سب باتیں ریکارڈ پر ہیں۔

اس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ جو کچھ بھی کر رہے ہیں۔ وہ (دین) کی خاطر نہیں بلکہ محض اپنے مفاد کی خاطر کر رہے ہیں۔ لہٰذا کسی کو (دین) سے ڈرنے کی ضرورت نہیں۔

حضور انور نے فرمایا: ساتھ ساتھ ہم احمدی امن کے پیغام کو پھیلا رہے ہیں مگر جب کوئی تشدد پسند واقعہ ہوتا ہے یا ظلم کیا جاتا ہے تو پریس اور میڈیا اس کی زیادہ Coverage کرتا ہے اور جب اس کے بالمقابل ہم (دین) کی حقیقی تعلیم یعنی محبت، امن اور ہم آہنگی کا پرچار کرتے ہیں تو ہمیں پریس اور میڈیا اتنی Coverage نہیں دیتا۔ لہٰذا پریس اور میڈیا کو اپنا کردار ادا کرنا چاہئے اور (دین) کی حقیقی تصویر دکھانی چاہئے۔

ایک جرنلسٹ نے یہ سوال کیا کہ آجکل بہت ریفیوجیز ان ممالک میں آ رہے ہیں یہ سب کس طرح اچھے طریقے سے معاشرے میں جذب ہو سکتے ہیں۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: Integration کیا

چیز ہے؟ مجھے تو آج تک کسی بھی شخص نے Integration کی کوئی کامن (Common) تعریف نہیں بتائی۔ میڈیا اور پریس کچھ Definition دیتا ہے جو سیاستدان ہیں وہ اس کا کچھ اور مطلب بیان کرتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: میرے نزدیک Integration یہ ہے کہ جب اس ملک میں آجاتے ہیں اور اس ملک کے شہری بن جاتے ہیں تو آنحضرت ﷺ کے حکم کے مطابق وطن کی محبت ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ وہ ایمان کا حصہ بنالیں۔ تو جب ایمان کا حصہ ہوجائے گا۔ تو ہر شخص (Immigrant) جو یہاں آئے گا اس کو ملک کے قانون کی پابندی کرنے والا ہونا چاہئے۔ اس کو اپنے اس ملک کی خدمت کے لئے زیادہ سے زیادہ کوشش کرنی چاہئے۔ ملک کی ترقی کے لئے کوشش کرنی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: Integration اگر یہ ہے کہ میں Club میں جانا شروع کردوں تو میرے نزدیک یہ Integration نہیں ہے۔ اگر Integration یہ ہے کہ میں اپنی مذہبی رسومات کو جو کسی ملک کے قانون سے نہیں ٹکرار ہیں، ان کو چھوڑ دوں تو یہ کوئی Integration نہیں ہے۔ Integration یہ ہے کہ میں اپنے مذہب پہ بھی قائم رہوں اور ملک کا وفادار بھی رہوں اور ملک کی ترقی کے لئے کوشش بھی کروں یہ Integration ہے اور یہی میرا پیغام ہر جگہ ہوتا ہے۔

ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ اگلے ماہ ریفیوجیز کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ یونان میں جمع ہورہے ہیں۔ اگلے ماہ آنے شروع ہوجائیں گے تو اس بارہ میں آپ کیا کہتے ہیں؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: اندازہ لگایا گیا ہے کہ اگلے مہینہ میں مزید ریفیوجیز کی آمد متوقع ہے لیکن حالیہ رپورٹ سے پتہ چلتا ہے کہ پچھلے سال تعداد ایک ملین تھی اور اب تک امسال صرف تین لاکھ ہے۔ لہٰذا پچھلے سال کی نسبت اس سال تعداد کم ہوئی ہے۔ اس کا انحصار ان ممالک کے حالات پر ہے اور اس کی باقاعدہ پالیسی ہونی چاہئے۔ اگر مغربی حکومتیں سمجھتی ہیں کہ وہ تمام ریفیوجیز کو ایڈجسٹ نہیں کرسکتیں تو ان کو ان ریفیوجیز کے ہمسایہ ممالک سے پوچھنا چاہئے اور ان کی مدد کرنی چاہئے۔ اس طرح سے وہ ان کو اپنے اپنے ممالک میں ریفیوجیز کیمپ کا اجراء کرکے رہائش فراہم کرسکتے ہیں۔ اس حوالہ سے میں نے دوسرے خطابات میں بھی تفصیل سے بات کی ہے۔

میرے نزدیک تمام ریفیوجیز کو یہاں مغرب میں ایڈجسٹ نہیں کرسکتے۔ آپ کو اس کا کوئی حل نکالنا ہوگا بہترین طریقہ وہ ہے جو افغانی ریفیوجیز کے ساتھ برتا تھا۔ افغانی ریفیوجیز کی کثیر تعداد میں پاکستان آمد ہوئی اور وہ وہاں آٹھ سے بارہ سال رہے اور مغربی حکومتوں اور UNO نے پاکستانی حکومت کی مدد کی کہ ان ریفیوجیز کے انتظامات کرسکیں اور کچھ عرصہ بعد ان ریفیوجیز کی کثیر تعداد واپس اپنے ملک چلی گئی کیونکہ ان کو محسوس ہوا کہ حالات اب ٹھیک ہوگئے ہیں۔ یہی اصول یہاں اس صورتحال پر بھی لاگو ہونا چاہئے۔

ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ کیا آپ اپنی کمیونٹی، احمدیہ کمیونٹی کے اسائلم سیکرز کی مدد کرتے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کہ دیکھیں جہاں تک ہماری استطاعت ہے ہم کرتے ہیں۔ لیکن ہم (-) ممالک میں بطور چیریٹی رجسٹرڈ نہیں ہیں اس لئے سرعام ہم کوئی ایسی مدد نہیں کرسکتے۔ اس کے باوجود جو لوگ مدد کے لئے ہمارے پاس آتے ہیں یا رابطہ کرتے ہیں ہم ان کے مسائل حل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور امداد مہیا کرتے ہیں۔

یہ پریس کانفرنس تین بجکر پچپن منٹ پر ختم ہوئی۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

پچھلے پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پروگرام کے مطابق نو بجے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

3 ستمبر 2016ء

حصہ اول

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے پانچ بجے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف نوعیت کے دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

آج پروگرام کے مطابق لجنہ جلسہ گاہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خواتین کے جلسہ سے خطاب تھا۔

لجنہ جلسہ جرمنی کا پروگرام

آج لجنہ کے جلسہ گاہ میں، صبح کے اجلاس کا آغاز دس بجے حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی زیر صدارت ہوا جو دوپہر ساڑھے گیارہ بجے تک جاری رہا۔ اس سیشن میں تلاوت قرآن کریم، اس کا اردو ترجمہ اور اردو اور جرمن زبانوں میں دو نظموں کے علاوہ تین تقاریر ہوئیں۔

پروگرام کے مطابق دوپہر بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ ناظمہ اعلیٰ و نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ جرمنی نے اپنی نائب ناظمات کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کیا اور خواتین نے والہانہ نعرے بلند کرتے ہوئے اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا۔

لجنہ کے اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ درعجم ہیوبش صاحبہ نے کی اور اس کا اردو ترجمہ پیش کیا۔

اس کے بعد عزیزہ عائشہ محمود صاحبہ نے حضرت اقدس مسیح موعود کا منظوم کلام ؎

لوگو سنو! کہ زندہ خدا وہ خدا نہیں
جس میں ہمیشہ عادت قدرت نما نہیں

خوش الحانی سے پیش کیا۔

تقسیم اسناد و میڈلز طالبات

بعدازاں پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی 75 طالبات کو اسناد عطا فرمائیں اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے ان طالبات کو میڈل پہنائے۔

تعلیمی ایوارڈ حاصل کرنے والی ان خوش نصیب طالبات کے اسماء درج ذیل ہیں۔

1- صوفیہ ایاز Ph.D (میڈیکل)
2- عطیۃ الوہاب Ph.D (کیمسٹری)
3- عدیلہ ثنا Masters in Philosphy in Biochemistry and Molecular Biology
4- مہ جبیں Masters in Philosophy in Zoology
5- ماریہ ناصر مجوکہ Masters of Science in Economics
6- ارم شاہد احمد Masters of Arts in English
7- نائلہ افتخار States Examination in Medical
8- فاخرہ احمد رانا States Examination in Medical (Dentistry)
9- ماریہ احمد باجوہ States Examination in Medical
10- مہ پارہ سلطان States Examination in Medical
11- ماریہ زبیر States Examination in Medical
12- عائشہ معین لنگا States Examination in Medical
13- ملیحہ صدف ملک States Examination in Medical
14- بشریٰ اعجاز باجوہ 1st States Examination in Teaching
15- فائزہ نیازی چوہدری 1st States Examination in Teaching
16- سفینہ یاسمین غفار 1st States Examination in Teaching
17- سحر جاوید 1st States Examination in Teaching
18- انیلہ نواز States Examination in Teaching in Primary Schools
19- تابندہ غفار 1st States Examination in Law
20- باسلہ خان States Examination in Pharmacy
21- ماہم نصیر Magister Artium in Islamic and Religious Studies
22- مریم احمد Magister Artium in Islamic Science
23- عالیہ حبش چوہدری Master of Arts in Religious Philosophy
24- عائشہ جاوید Master of Science in Food Chemistry
25- طاہرہ احمد Master of Science in Business Education
26- ھبۃ النور مریم Master of Science in Material Science
27- نازش بھٹی Master of Science in Molecular and Cellular Biology
28- نداء الفتح گوندل Master of Education in History & Education Science
29- ثنا احمد Master of Science Strategic Information Management
30- یاسمین مونوز نونیس Master of Arts in Educational Science
31- سدرہ مہوش شاہد نیازی Master of Arts in International Studies/Peace and Conflict Research
32- منزہ افضل Master of Arts in History
33- شائلہ احسان اللہ Master of Science in Mathematics
34- وردہ انعام MBBS with Distinction
35- کنول نصیر خان Diploma Social Science
36- رداء عبیر Bachelor of Science in Clinical Nutrition & Diabetes
37- مہوش سلیم BS(Hons) in Physics
38- زہرہ کنول Bachelor of

Science (Honors) in Accounting and Finance

39۔ قرۃ العین سعید Bachelor of Arts in Communication Design

40۔ سائرہ احمد Bachelor of Arts in Sociology

41۔ ھبۃ الحبیب ناصر Bachelor of Arts in Media Conception and Production

42۔ ہما احمد Bachelor of Arts in Religious Science

43۔ عائشہ شاہین Bachelor of Arts in History and Islamic Science

44۔ عطیہ قادر صادق گھمن Bachelor of Arts in Islamic Science

45۔ آصفہ وسیم احمد Bachelor of Science in Architecture

46۔ آنیہ اسلام بیگ Bachelor of Science in Mathematics

47۔ فاریہ خان احمد Bachelor of Arts in Gender Study and Indology

48۔ انعم ملک Bachelor of Arts Combined Study

49۔ طاہرہ اللہ Bachelor of Science in Geography

50۔ لبنہ جاوید Bachelor of Arts in Teaching of Primary and Lower Secondary

51۔ مہک ثمین سرفراز Bachelor of Arts in Education Science

52۔ سعدیہ بشارت چوہدری Bachelor of Arts in International Management

53۔ خولہ منیر Bachelor of Arts in Religious Studies

54۔ عالیہ نازک بٹ Bachelor of Arts in Educational Science

55۔ منتہا شفیق Bachelor of Science in Health Science

56۔ نایاب مبشر گوندل Bachelor of Arts in Sociology

57۔ محسنہ محمود شاہین باجوہ Bachelor of Arts in Social Arts

58۔ سیماب آصف Bachelor of Arts in Sociology

59۔ رافعہ محی الدین Bachelor of Arts Islamic Studies

60۔ ریحانہ فاروق محمود Bachelor of Arts in Business Administration

61۔ عائشہ وہاب Bachelor of Science in Psychology

62۔ خولہ خان A-Levels (Abitur)

63۔ سرناب چیمہ A-Levels(Abitur)

64۔ مبدء الانعم احمد A-Levels(Abitur)

65۔ صبیحہ بشارت سید A-Levels (Abitur)

66۔ سائرہ احمد بندیشہ A-Levels (Abitur)

Sweden

67۔ عائشہ صدیقہ احمد شرما Ph.D (میڈیکل)

68 عالیہ احمد شرما Upper Secondary School

69۔ ڈاکٹر آمنہ ورک Bachelor of Medicine, Bachelor of Surgery (MBBS)

70۔ عاتقہ حمید Upper Secondary School

71۔ عائشہ رحمان Secondary School

72۔ نتاشہ حمید Upper Secondary School

73۔ ثمن نوید الحق Upper Secondary School

74۔ ثناء الحق Upper Secondary School

75۔ سائرہ احمد شرما Upper Secondary School

حضور انور کا لجنہ سے خطاب

تقسیم ایوارڈز کی تقریب کے بعد ساڑھے بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔

(حضور انور کے اس خطاب کا خلاصہ روزنامہ الفضل مورخہ 7 ستمبر 2016ء میں شائع ہو چکا ہے)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب ایک بجکر تیس منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔

اس کے بعد ممبرات لجنہ اور ناصرات کے مختلف گروپس نے عربی، اردو، جرمن، انگلش، سپینش، ترکی، بوسنین اور انڈونیشین زبان میں نظمیں اور ترانے پیش کئے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کم عمر والے بچوں کے ہال میں بھی تشریف لے گئے۔ حضور انور کو اپنے درمیان پا کر خواتین اور بچوں کی خوشی دیدنی تھی۔ یہاں پر بھی دعائیہ نظمیں اور ترانے پیش کئے گئے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک بجکر پچاس منٹ پر مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

جرمن اور دوسری اقوام سے تعلق رکھنے والے مہمانوں کے ساتھ پروگرام

پروگرام کے مطابق چار بجے سہ پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جرمن مہمانوں اور دوسری مختلف اقوام سے تعلق رکھنے والے مہمانوں کے ساتھ ایک پروگرام میں شرکت کے لئے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ ان مہمانوں کے ساتھ یہ پروگرام کچھ وقت پہلے سے جاری تھا۔

اس پروگرام میں شامل ہونے والے مہمانوں کی تعداد ایک ہزار ایک تھی۔

جرمنی کے مختلف شہروں سے آنے والے جرمن مہمانوں کی تعداد 370 عرب مہمانوں کی تعداد 280 اور یورپین ممالک بیلجیئم، فرانس، ہالینڈ، سپین، بلغاریہ، میسیڈونیا، بوزنیا، البانیا، کوسوو، لتھوانیا، لاٹویا، کروشیا، ہنگری، مالٹا، قزاقستان اور اسٹونیا سے آنے والے مہمانوں کی تعداد 232 تھی۔ جبکہ ایشین ممالک سے تعلق رکھنے والے مہمانوں کی تعداد 102 اور افریقن ممالک سے تعلق رکھنے والوں کی تعداد 13 تھی۔

حضور انور کی آمد کے بعد پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم سعید گیسلر صاحب (ایڈیشنل سیکرٹری جائیداد برائے سو بیوت) نے کی اور اس کا جرمن زبان میں ترجمہ پیش کیا۔

حضور انور کا خطاب

بعد ازاں چار بجکر پچیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انگریزی زبان میں خطاب فرمایا۔

تشہد و تعوذ اور تسمیہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

تمام معزز مہمانان السلام علیکم۔ اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں آپ سب پر ہوں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیہ جماعت جرمنی ایک بار پھر یہاں کالسروئے میں اپنا سالانہ جلسہ منعقد کرنے کی توفیق پا رہی ہے۔ احمدیہ جماعت کے لئے یہ تین دن بہت اہمیت کے حامل ہیں۔ وہ احمدی جو یہاں اکٹھے ہوئے ہیں وہ اس نیت کے ساتھ اکٹھے ہوئے ہیں کہ اپنی روحانی اور دینی علم کو بڑھا سکیں۔

پس آج ہم یہاں اکٹھے ہوئے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ دنیا کا امن تباہی کے دہانہ پر پہنچ چکا ہے۔ ہر گزرتے دن کے ساتھ ہم مشاہدہ کرتے ہیں کہ دنیا میں باہمی اختلاف اور بے چینی بڑھتی جا رہی ہے۔ یہ ایک عجیب اور المناک تضاد ہے کہ اگرچہ ہم پہلے سے زیادہ جڑے ہوئے ہیں لیکن حقیقت میں ہم دن بدن پہلے سے زیادہ دور ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ گزشتہ سال کے دوران خاص طور پر پناہ گزینوں کی بڑی تعداد میں یورپ میں آمد اور ماضی قریب میں مختلف دہشت گرد حملوں کی وجہ سے یورپ کا استحکام واضح طور پر انحطاط کا شکار ہے۔ بلاشک نام نہاد (-) اور خاص شدت پسند افراد کے برے اقدامات کی وجہ سے معاشرہ کو ناقابل بیان نقصان پہنچ رہا ہے اور عام لوگوں کے دلوں میں (دین) کا خوف بڑھ رہا ہے۔ اس وجہ سے کچھ لوگوں کو تحفظات اور خوف بھی ہوگا کہ ہزاروں ...... اس ہفتے کے اختتام پر اپنے جلسے کے لئے اکٹھے ہو رہے ہیں۔ اگرچہ یہ جلسہ کئی سالوں سے منعقد ہو رہا ہے اور اس سے قبل بہت سے لوگ اس سے ناواقف تھے لیکن اب موجودہ حالات میں اس جلسہ کی آگاہی زیادہ ہوگئی ہے اور کچھ لوگ متردد اور خوفزدہ بھی ہوں گے کہ اتنے زیادہ ...... اس جگہ اکٹھے ہو رہے ہیں۔ یقیناً آپ میں سے بعض جو میرے سامنے بیٹھے ہیں ان کو بھی تحفظات اور غلط فہمیاں ہوں گی۔ اس لئے ان تحفظات کے باوجود آپ کی یہاں حاضری خاص طور پر قابل ذکر ہے اور آپ کی نیک فطرت کی عکاس ہے۔

آپ نے ایک (دینی) مذہبی پروگرام میں شامل ہو کر مثالی جرأت کا مظاہرہ کیا ہے جبکہ میڈیا کے (دین) کا غلط چہرہ دکھانے اور پروپیگنڈا کے نتیجہ میں یہ خیال پیدا ہو چکا ہے کہ (-) سارے کے سارے ہی دہشت گرد اور شدت پسند ہیں۔ آپ کی یہاں موجودگی یہ بھی ثابت کرتی ہے کہ باوجود (دین) کے بارہ میں غلط معلومات اور پروپیگنڈا کے آپ احمدیوں کے بارہ میں مثبت اور ہمدردانہ رائے رکھتے ہیں۔ آپ کے اس رویہ اور دوستی اور خلوص کے اظہار پر میں آپ سب کا بے حد شکرگزار ہوں۔ یہاں ایسے بھی لوگ شامل ہوں گے جو باوجود (دین) کے بارہ میں خوف رکھنے کے اپنے تجسس کی وجہ سے یہاں آئے ہیں، میں ان سب کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں اور ان کے (دین) کے بارہ میں علم حاصل کرنے کے ارادہ اور اس پروگرام میں دلچسپی لینے کو تحسین کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔

آگے چلنے سے قبل میں اپنے تمام مہمانوں کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ وہ (دین) جو مغربی میڈیا پیش کرتا ہے وہ کسی صورت بھی (دین) کی سچی تعلیمات کی عکاسی نہیں کرتا۔ خدانخواستہ (دین) ایسا مذہب ہرگز نہیں ہے جو شدت پسندی اور تشدد کو فروغ دیتا ہو بلکہ ایک ایسا مذہب ہے جو امن، برداشت اور عدل کی تعلیم معاشرہ کے ہر طبقہ کے لئے دیتا ہے۔ بلاشبہ کچھ (-) گروپس ہیں اور افراد ہیں جن سے (دین) کے نام پر قبیح افعال سرزد ہو رہے ہیں اور بجائے (دین) کی خدمت کے وہ اس کی سچی تعلیمات کے منافی اسے بدنام کر رہے ہیں۔ دہشتگردوں کے مکمل برعکس احمدیہ جماعت ایک پُرامن مذہبی جماعت ہے جو تمام دنیا میں برداشت، مفاہمت اور عقیدہ کی آزادی پھیلانے کی

کوشش کر رہی ہے، لیکن آپ یہ نہ سمجھیں کہ ہم نے (دین) کی نئی تعریف بنالی ہے یا اس کی تعلیمات میں کسی بھی قسم کی تبدیلی کرلی ہے۔ ہمارے پُرامن ہونے کی اور ہمارا بنی نوع انسان سے پیار اور خیال رکھنے نیز دنیا میں پیدا ہو جانے والی تفریقوں کو دور کرنے کی واحد وجہ صرف اور صرف یہ ہے کہ ہم (دین) کی تعلیمات کی پیروی کرتے ہیں۔ یہ صرف اس وجہ سے ہوا ہے کہ ہم نے قرآن مجید کے سچے مطلب کو سمجھا ہے۔ اسی وجہ سے ہم احمدی اپنی زندگی اس طرح پُرامن انداز میں بسر کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہر کام جس کے بارے میں ہم کہتے ہیں یا کرتے ہیں وہ اس تعلیم سے مطابق ہے جو ہم نے قرآن مجید اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے سیکھی ہے۔

یہ سن کر آپ میں سے بہت سے یہ سوال کر سکتے ہیں کہ اگر (دین) اتنا ہی پُرامن مذہب ہے تو پھر کیوں (-) شدت پسند گروہ (-) دنیا میں اور مغربی دنیا میں تدریجاً فساد پھیلا رہے ہیں؟ وہ کیوں معصوم لوگوں کو سنگدلی سے قتل کر رہے ہیں؟ ماضی قریب میں فرانس اور بیلجیئم میں ہونے والے مذموم حملے آپ کے ذہن میں تازہ ہوں گے۔ سب سے بڑھ کر گزشتہ چند مہینوں میں جرمنی میں ہونے والے حملوں کے تسلسل نے آپ کو بے چین اور خوفزدہ کر دیا ہوگا مثلاً مئی میں جرمن ریلوے سٹیشن میں ایک حملہ ہوا اور اس کے بعد جولائی میں ایک اور بڑا حملہ ٹرین میں کیا گیا۔ اسی طرح پناہ گزینوں کی طرف سے گزشتہ چند ہفتوں میں مختلف شہروں میں کچھ حملے ناکام ہوئے۔ معصوم لوگوں نے اپنی زندگیاں گنوائیں یا بری طرح زخمی ہوئے۔ قدرتی طور پر ایسے حملوں نے عوام کو خوفزدہ کیا ہے اور مقامی لوگوں کے دل و دماغ میں (دین) کا خوف پیدا کیا ہے۔ یہ ایک بہت بڑا المیہ ہے کہ یہ حملے (دین) کی طرف منسوب کئے جا رہے ہیں کیونکہ اس ظلم وستم اور (دین) کے مطلب کے درمیان شرق وغرب کا فاصلہ ہے۔ (دین) تو وہ مذہب ہے جو معصوموں کے قتل اور انہیں نقصان پہنچانے کو سخت ترین الفاظ میں کالعدم قرار دیتا ہے۔ پھر بھی وہ دہشت گرد جو (دین) کے نام پر عمل کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں وہ معصوم اور نہتے لوگوں پر حملہ کرنے کے مجرم ہیں، وہ ان معصوم افراد کو ذبح کر رہے ہیں جنہوں نے کبھی جنگ نہیں کی اور نہ کسی کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی ہے اور بیشک اس بربریت کی انتہاء وہ واقعہ ہے جہاں فرانس میں ایک پادری کی گردن کاٹی گئی۔ ایسی بربریت کسی بھی صورتحال اور زمانہ میں ناقابل جواز اور سمجھ سے بالا ہے۔ اگر کچھ مغربی حکومتوں نے کسی (-) حکومت کو اس سے ملک میں باغیوں یا کچھ گروہوں سے لڑنے کے لئے مدد فراہم کی ہے تو یہ انہیں ہرگز یہ جواز فراہم نہیں کرتا کہ وہ اپنی نفرت اور برے اعمال مغربی دنیا کو برآمد کریں۔ ایسے لوگوں کو بانی اسلام ﷺ کے نمونہ اور نصیحت کو دیکھنا چاہئے۔

تاریخ گواہ ہے کہ ابتدائی اسلام میں جو جنگیں ہوئیں وہ سب مسلمانوں پر مسلط کی گئیں اور مکمل طور پر مدافعانہ تھیں۔ پھر (جنگ کے) ان حالات میں بھی حضرت محمد ﷺ نے مسلمان سپاہیوں کے لئے سخت قانون بنائے، جن پر انہیں عمل کرنا پڑتا تھا، مثلاً آپ ﷺ نے حکم دیا کہ کسی چرچ یا پادری یا کسی مذہبی رہنما پر حملہ نہیں کرنا اور اس سے بڑھ کر یہ کہ کسی عورت، بچے اور بوڑھے پر حملہ نہیں کرنا۔ آپ ﷺ نے یہاں تک حکم دیا کہ جنگ کے دوران ماحول کو بھی نقصان نہیں پہنچانا اور کسی درخت کو بھی نہیں کاٹنا۔ جب آنحضرت ﷺ کی تعلیمات اس قدر واضح ہیں تو پھر مسلمانوں کو کیسے اجازت دی جا سکتی ہے کہ متنازعہ علاقہ سے ہزاروں میل دور رہنے والے معصوم لوگوں کو قتل یا نقصان پہنچایا جائے۔ حقیقت یہ ہے کہ ان حملوں کا کوئی جواز نہیں ہے اور نہ کبھی ہو سکتا ہے۔ میں جیسا کہ پہلے ذکر کر چکا ہوں کہ حالت جنگ میں اسلام نے بہت سخت قوانین جاری کئے ہیں۔ جیسا کہ قرآن مجید کی سورۃ نمبر 8 اور آیت نمبر 68 میں ذکر ہے۔ کسی نبی کے لئے جائز نہیں کہ زمین میں خونریز جنگ کئے بغیر قیدی بنائے۔ کہ صرف انہیں ہی قیدی بنایا جا سکتا ہے جو براہ راست جنگ میں شامل ہوں۔ سو کسی (-) کے لئے اجازت نہیں ہے کہ کسی ایسی شخص کو قیدی بنائے جو براہ راست جنگ میں شامل نہ ہو۔ قتل کرنے کا تو سوال ہی نہیں ہے۔ پھر بھی آجکل (-) خودکش اور دوسرے دہشت گرد حملوں میں ملوث ہوتے ہیں جس کے نتیجہ میں ان معصوم لوگوں کو سفاکانہ قتل کرتے ہیں جو ہزاروں میل دور شہروں میں رہتے ہیں اور انہیں ان کی یا جھگڑے کی خبر بھی نہیں ہوتی۔ ایسے مکروہ اور ناقابل بیان اعمال سے (دین) کی تعلیمات بدنام ہوتی ہیں۔ جو بھی اس طرح جنگ کا حصہ بنتا ہے چاہے گروپ کے ساتھ مل کر یا انفرادی طور پر وہ (دین) کی پیروی کرنے والا نہیں ہے بلکہ وہ اپنے ذاتی مفادات کو حاصل کرنے والے ہیں یا اپنے لیڈروں کے خودغرضانہ مقاصد اور مفادات کو حاصل کرنے والے ہیں۔ اگرچہ اس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ سب سے بڑی وجہ آج کے فساد کی (-) ملکوں میں پائی جاتی ہے لیکن میرے خیال میں پھر بھی ہم باقی فریقوں کو اس کی ذمہ داری سے مکمل طور پر مبرا قرار نہیں دے سکتے۔ کچھ مغربی حکومتوں اور سپر پاورز نے بھی غلطیاں کی ہیں اور (-) ملکوں سے تعلقات کے تناظر میں غیر دانشمندانہ اور غیر منصفانہ پالیسیاں بنائی ہیں۔ جس کا (-) دنیا کے بعض حصوں میں بہت منفی اور شدید ردعمل ہوا ہے۔ ایسی خارجہ پالیسیوں کے نتیجہ میں عدم استحکام اور تفریق پیدا ہوئی اور اس کے نتیجہ میں شدت پسندی اور دہشت گردی کو فروغ ملا۔ اس صورتحال کا سیدھا نتیجہ بہت بڑی تعداد میں پناہ گزینوں کا اچانک یورپ میں آمد کی صورت میں نکلا۔ اتنی بڑی تعداد میں ان کی آمد سے مقامی لوگوں میں خوف و ہراس پیدا ہوا ہے۔ اس کے ساتھ بعض ممالک خاص طور پر جرمنی کی آمادگی ان پناہ گزینوں کو قبول کرنے کے متعلق رحم دلی، ہمدردی اور یکجہتی کا اظہار ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اتنے زیادہ لوگوں کو جذب کرنا آسان نہیں ہے اور اس میں بہت سے خطرے درپیش ہیں۔ ان پناہ گزینوں کے مسئلہ کی وجہ سے یورپ اچانک ایک زیادہ خطرناک اور مستحکم جگہ بن گیا ہے۔ جیسے کہ اس سے دہشت گرد گروپوں کو موقع مل گیا ہے کہ وہ اپنے بندے پناہ گزینوں کے روپ میں اس براعظم میں بھیج سکتے ہیں۔ ان حملوں کے علاوہ جن میں وہ براہ راست ملوث ہوتے ہیں یہ شدت پسند کوشش کرتے ہیں کہ یہاں پہلے سے رہنے والے (-) کو شدت پسند بنا کر اپنے دہشت گردی کے نیٹ ورک کو بڑھائیں۔ وہ شدت پسند ان کی ذاتی مایوسیوں کا فائدہ اٹھاتے ہیں اور انہیں ابھارتے ہیں کہ وہ یہاں خودکش حملہ یا دوسرے ظلم و ستم کریں۔ ہم اس کی المناک مثالیں گزشتہ مہینوں میں دیکھ چکے ہیں۔

اس سے بڑھ کر ایک اور منفی نتیجہ جو ان پناہ گزینوں کی وجہ سے سامنے آیا ہے وہ یورپ میں ان کے خلاف رویہ میں سختی کا پیدا ہونا ہے۔ بہت سے ممالک میں قدامت پسند قومی پارٹیوں کے اثر و رسوخ اور شہرت میں اضافہ ہوا ہے اور جرمنی میں بھی ایسا ہی ہوا ہے۔ ایک سال قبل جرمنی کی اکثریت نے جو رحم دلی ان پناہ گزینوں کے متعلق دکھائی تھی اب اس میں کافی کمی ہوئی ہے اور اس کی جگہ پناہ گزینوں کے بارہ میں خوف اور دشمنی کے ملے جلے جذبات نے لے لی ہے۔ مختلف میڈیا رپورٹس اور سروے اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ لوگوں کی بڑی تعداد اس بات کی قائل ہے کہ گزشتہ سال جرمن حکومت کا پناہ گزینوں کے لئے اپنے باڈرز کھولنے کا فیصلہ سنگین غلطی تھی۔ رویہ میں یہ تبدیلی پریشان کن ہے اور خاص طور پر اس کے نتیجہ میں قدامت پسند جماعتوں کا ابھرنا گہری تشویش کا باعث ہے اور قوم کے امن اور تحفظ کے لئے خطرہ ہے۔ اس کی ایک واضح مثال جولائی میں میونخ شہر میں ایک شاپنگ سنٹر پر حملہ ہے جہاں متعدد جوان لوگ مارے گئے تھے۔ اس المناک سانحہ کا مجرم آخر میں قدامت پسندوں کا ہمدرد نکلا۔ یہ ایک انتہائی مثال ہے، لیکن یہ بات درست ہے کہ عام سطح پر لوگ اس بڑے پیمانے پر ہجرت کے اثر سے دن بدن زیادہ خوف اور تشویش میں مبتلا ہو رہے ہیں۔ مقامی لوگ ناانصافی محسوس کرتے ہیں اور اس کے نتیجہ میں تارکین وطن کے بارہ میں ان کے غصہ میں اضافہ ہو رہا ہے کہ وہ جرمن گورنمنٹ سے اس پیسے سے فائدے حاصل کر رہے ہیں جو جرمن ٹیکس ادا کرنے والے اپنی آمدنیوں میں سے ادا کرتے ہیں۔ مزید یہ رائے بھی قائم ہو رہی ہے کہ یہ تارکین وطن جو جرمن حکومت سے فوائد حاصل کر رہے ہیں وہ اس کے وفادار اور خیر خواہ نہیں ہیں اور اصل میں اس کا نقصان چاہتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہم انتہائی نازک وقت میں سے گزر رہے ہیں۔

اس لئے یہ بہت ضروری ہے کہ انتظامیہ ان امور کو معمولی طور پر نہ لے بلکہ گورنمنٹ کو اس صورتحال کو بے قابو ہونے سے قبل کنٹرول کرنا ہوگا۔ ایسی پالیسیاں بنانی پڑیں گی جن سے جرمن شہریوں کے حقوق کا تحفظ ہو اور ان کے حقوق کسی صورت میں متاثر نہ ہوں۔ حکومت کو مستحق تارکین وطن کو آباد کرنے میں مدد کرنی چاہئے اور انہیں اپنے پاؤں پر کھڑا کرنا چاہئے۔ بہت دفعہ میں یہ کہہ چکا ہوں اور کچھ عرصہ قبل سویڈن میں اس سال کے شروع میں ایک پروگرام میں توجہ دلائی تھی کہ پناہ گزینوں کو حکومت سے صرف فوائد ہی حاصل نہیں کرنے چاہئیں بلکہ ان کی حوصلہ افزائی کرنی چاہئے کہ وہ خدمت کے کاموں (لیبر فورس) میں شامل ہوں اور جتنی جلدی ممکن ہو سکے معاشرے کے لئے تعمیری کردار ادا کریں۔ میرے خیال میں اس سے فوراً ایک مثبت اثر پڑے گا اور وہ خطرناک خلیج جو ان پناہ گزینوں اور مقامی لوگوں کے درمیان پیدا ہو چکی ہے وہ کم ہوگی۔

مزید برآں آپ دہشت گردوں اور شدت پسندوں کے اس ملک میں داخلے کے خطرے کو نظر انداز نہیں کر سکتے اس لئے گورنمنٹ کا فرض ہے کہ وہ شہریوں کی حفاظت کے ہر ممکن قدم اٹھائے اور ان کی شناخت کرے جو انہیں نقصان پہنچانا چاہتے ہیں۔ جب بھی اور جہاں بھی کوئی اپنے مذہب کو ظلم اور ناانصافی کے لئے استعمال کرے یا دوسروں کے حقوق غصب کرنے یا حکومت کے خلاف کوئی قدم اٹھانے کے لئے استعمال کرے تو یہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ ایسے اقدامات کو فوراً روکے۔

دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے میں نے متعدد بار عدل و مساوات کی اہمیت کو اجاگر کیا ہے اور (دین) بتاتا ہے کہ امن کی کنجی معاشرہ کے ہر طبقہ میں عدل و انصاف اور ایمانداری ہے۔ مزید برآں (دین) صرف عدل کی تعلیم ہی نہیں دیتا بلکہ اس کے وہ معیار بھی بیان کرتا ہے جن کی ضرورت ہے۔ قرآن مجید کی سورۃ 5 آیت 9 میں آتا ہے:

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی خاطر مضبوطی سے نگرانی کرتے ہوئے انصاف کی تائید میں گواہ بن جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔

یہ ہمارا ایمان ہے کہ اس تعلیم کا اکمل واتم مظہر بانی اسلام حضرت محمد ﷺ تھے۔ اس لئے اب ہم آپ کی مثال دیکھتے ہیں، ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک دفعہ مسلمانوں نے دو دشمنان اسلام کو قتل کر دیا جنہیں وہ خطرہ تصور کرتے تھے، اس سے قبل کہ وہ انہیں قتل کرتے وہ دونوں خانہ کعبہ کی مقدس حدود میں پناہ لینے کے لئے داخل ہو گئے۔ جب دشمنان اسلام نے اس واقعہ کے متعلق رسول کریم ﷺ کو بتایا تو آپ نے مسلمانوں کو جو اس واقعہ میں ملوث تھے سخت تنبیہ اور سرزنش فرمائی اور اس واقعہ کو صریح ناانصافی قرار دیا اور عرب میں رائج رسم کے مطابق فوراً مقتولین کے ورثاء کو خون بہا ادا کرنے کا حکم

صادر فرمایا۔ یہ اس قرآن مجید کی تعلیم کی عملی مثال ہے کہ اپنے دشمن کے معاملہ میں بھی عدل و انصاف سے کام لو۔ جب ایک معاملہ فیصلہ کے لئے رسول کریم ﷺ کے پاس آیا تو آپ نے یہ نہیں دیکھا کہ کون ان کا پیروکار ہے اور کون ان کے دشمنوں میں سے ہے بلکہ آپ ﷺ نے صرف یہ دیکھا کہ کیا صحیح ہے اور انصاف پر مبنی ہے۔ یہ انصاف کا وہ اعلیٰ معیار ہے جس کی (دین) (مومنوں) سے توقع رکھتا ہے۔ اس لئے یہ بات واضح ہو جانی چاہئے کہ معصوموں پر حملہ چاہے وہ سٹیشنز پر ہوں، ٹرین پر ہوں، کلبوں میں ہو یا کسی اور جگہ ہوں ان کا بالکل بھی کوئی جواز نہیں بنتا ہے اور ان کی سخت ترین الفاظ میں مذمت کرنی چاہئے۔ میں نے ابھی ابتدائی اسلام کی تاریخ سے صرف ایک مثال بیان کی لیکن ایسی ان گنت مثالیں اور بھی ہیں جو (دین) کی بے مثال تعلیم کی گواہی دیتی ہیں۔ ان تعلیمات کی روشنی میں جماعت احمدیہ مضبوطی سے اس عقیدہ پر قائم ہے کہ کسی کو بھی ملکی قانون اپنے ہاتھ میں لینے کی اجازت نہیں ہے۔ یقیناً یہ ہمارا پختہ ایمان ہے کہ (دین) جو عزت اور شرف انسانی زندگی اور اس کی آزادی کو دیتا ہے وہ یقیناً تمام بنی نوع انسان کی تاریخ میں بے مثال ہے۔ پس قرآن مجید کی سورۃ نمبر 5، آیت نمبر 33 میں آتا ہے۔

جس نے بھی کسی ایسے نفس کو قتل کیا جس نے کسی دوسرے کی جان نہ لی ہو یا زمین میں فساد نہ پھیلایا ہو تو گویا اس نے تمام انسانوں کو قتل کر دیا اور جس نے اسے زندہ رکھا تو گویا اس نے تمام انسانوں کو زندہ کر دیا۔

اس طرح اگر کوئی (دین) کی تعلیم کو انصاف کی نظر سے جانچتا ہے تو جلد ہی وہ جان جاتا ہے کہ باوجود یکہ دہشت گرد کیا دعویٰ کرتے ہیں یا میڈیا مذہب کی کیسی تصویر پیش کرتا ہے آجکل دنیا میں جو دہشت گردی اور شدت پسندی پھیلی ہوئی ہے اس کا (دین) سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ تشدد اور شدت پسندی کو پھیلاتے ہیں وہ (دین) کی نیک تعلیمات کی خلاف ورزی کرتے ہیں اور وہ صرف اپنے ذاتی مفادات اور طاقت کی خواہش رکھتے ہیں۔ حقیقت میں (دین) کا لفظی مطلب امن، صلح جوئی اور تمام لوگوں کو تحفظ دینے کے ہیں اور جو اس کے برخلاف چلتا ہے تو وہ مذہب کی تعلیم کے منافی عمل کرتا ہے۔

ان تمام باتوں کی روشنی میں یہ احمدیہ جماعت ہی ہے جس نے (دین) کی سچی تعلیمات تمام دنیا میں پھیلانے کا بیڑا اٹھایا ہے۔ یہ احمدیہ جماعت ہی ہے جو دنیا میں صحیح اور دیرپا امن قائم کرنے کے لئے کوشش کر رہی ہے۔ یہ احمدیہ جماعت ہی ہے جو دنیا کی تمام قوموں، نسلوں، مذہب اور عقیدہ والوں کو پاس لانے کی کوشش کر رہی ہے تا کہ وہ باہمی محبت کے ساتھ اکٹھے رہ سکیں۔ یہ احمدیہ جماعت ہی ہے جو انسانیت کو پیار اور رحم کی چھتری تلے اکٹھا کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ ان مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے ہم ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں۔ سو ایک ایسے وقت میں جہاں دنیا تنازعات اور تفرقوں میں گھر رہی ہے ہم امن کے پُل بنا رہے ہیں جو لوگوں کو قریب لا رہے ہیں۔

مزید برآں ہم انسانیت کی خدمت کے لئے اپنی بھرپور کوشش کر رہے ہیں۔ ہم ضرورت مندوں کی مدد کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور انہیں اور ان کے بچوں کو بہتر مستقبل دیتے ہیں۔ اس لئے ہم نے دنیا کے مختلف پسماندہ حصوں میں خدمت انسانیت کے مختلف منصوبے شروع کر رکھے ہیں، مثلاً ہم نے سینکڑوں سکول بنائے ہیں اور بنا رہے ہیں اور درجنوں ہسپتال افریقہ کے دور افتادہ مقامات پر بنائے ہیں، جو مقامی لوگوں کو بلاامتیاز مذہب اور رنگ و نسل تعلیم اور صحت کی سہولتیں فراہم کر رہے ہیں۔ ’’زندگی کے لئے پانی‘‘ کے منصوبے کے تحت ہم دور افتادہ مقامات پر رہنے والے لوگوں کے لئے صاف پانی پینے کی فراہمی کو یقینی بنا رہے ہیں۔ اسی طرح ہم دوسری بنیادی ضروریات زندگی مہیا کر رہے ہیں تا کہ ان کی تکلیف دور ہو سکے اور وہ نسبتاً آسانی سے زندگی گزار سکیں۔ ہم کوئی تعریف یا پہچان نہیں چاہتے کیونکہ ہم صرف وہ کر رہے ہیں جو ہمارا مذہب ہمیں تعلیم دیتا ہے۔ یہ حقیقی (دین) ہے اور مجھے یقین ہے کہ آپ اس سے اتفاق کریں گے کہ جو میڈیا اس کی تصویر پیش کرتا ہے یہ اس سے کوسوں دور ہے۔ اس لئے آپ کو (دین) سے خوفزدہ ہونے کی قطعاً ضرورت نہیں ہے اور نہ اسے کوئی خطرہ خیال کریں۔ لیکن ان دہشت گردوں اور شدت پسندوں سے یقیناً خوفزدہ ہونے کی ضرورت ہے جو (دین) کی تعلیمات کے خلاف عمل کرتے ہیں۔ یہ نہ صرف غیر مسلم دنیا کے لئے بلکہ (-) کے لئے بھی بہت بڑا خطرہ ہیں۔ اگر ہم تجزیاتی رپورٹس کا جائزہ لیں تو یہ بات واضح ہوتی ہے کہ وہ لوگ جو (دین) کے نام پر تشدد کو روا رکھتے ہیں اور ممالک (-) کے خلاف ہیں بے پناہ ظلم و ستم کرتے ہیں وہ خود (-) ہی ہیں۔ پس یہ (دین) نہیں ہے جو آپ پر حملہ کر رہا ہے یا آپ کے حقوق غصب کر رہا ہے بلکہ یہ لوگوں اور گروپس کے اپنے سفلی مقاصد اور ایجنڈے ہیں جن کا (دین) سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

احمدی (-) ہونے کے ناطے ہم دنیا میں اپنے الفاظ، عمل اور دعاؤں سے امن قائم کرنے کی پوری کوشش کرتے ہیں اور ہم ہمیشہ ایسا کرتے رہیں گے۔ (-) امن کو پھیلانا اور اس کے لئے کام کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے ورنہ دنیا ایک تباہ کن عالمی جنگ کے دہانے پر کھڑی ہے جس کے تباہ کن نتائج ناقابل تصور ہیں۔ پس ہم سب کو برائی کی قوتوں کے خلاف متحد ہو کر کھڑے ہو جانا چاہئے نیز امن اور ہم آہنگی کے لئے ہم متحد ہو جائیں۔ ایک دوسرے کے خلاف نفرت اور دشمنی پیدا کرنے کی بجائے ہمیں باہمی ہم آہنگی کے لئے کوشش کرنی چاہئے۔ تمام لوگوں اور تنظیموں کو اکٹھے ہو کر انسانی قدروں کی بحالی کے لئے کوشش کرنی چاہئے اور اس دنیا کو پہلے سے زیادہ بہتر اور ہم آہنگی والی جگہ بنانا چاہئے۔ اللہ تمام لوگوں کو عدل اور برداشت کے ساتھ کام کرنے کی توفیق دے اور دنیا میں حقیقی امن پیدا ہو سکے۔ اللہ دنیا کے لوگوں کو دانائی عطا فرمائے تا کہ وہ دنیا جو ہم اپنے بچوں کے لئے چھوڑ کر جائیں وہ اس سے زیادہ خوشحال اور امن والی ہو۔ آمین

اب آخر میں میں دوبارہ اپنے مہمانوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے ہماری دعوت کو قبول کیا۔ اللہ آپ سب پر فضل فرمائے۔ آمین

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب پانچ بجے تک جاری رہا۔ خطاب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

(جاری ہے)

مکرم نصیر احمد قمر صاحب

مورے (Moore) زبان میں ترجمہ قرآن مجید

مورے (Moore) زبان برکینا فاسو (مغربی افریقہ) کی ایک اہم زبان ہے اور مُوسی (Moosi) قبیلہ کے لوگ یہ زبان بولتے ہیں۔ برکینا فاسو کی چالیس فیصد آبادی (یعنی قریباً 6.2 ملین) Moosi لوگوں پر مشتمل ہے۔ اسی طرح آئیوری کوسٹ (Ivory Coast) کے شمال اور گھانا (Ghana) کے شمالی علاقوں میں بھی یہ کافی تعداد میں آباد ہیں۔ اس کے علاوہ بینن (Benin)، مالی (Mali) اور ٹوگو (Togo) میں بھی اس زبان کے بولنے والے ملتے ہیں۔

مکرم محمود ناصر ثاقب صاحب سابق امیر و مربی انچارج برکینا فاسو Mossi قبیلہ میں احمدیت کے نفوذ اور مورے (Moore) زبان میں ترجمہ قرآن مجید کے بارہ میں لکھتے ہیں:۔

Moosi قبیلہ کی بنیاد گھانا کے شمال میں رکھی گئی۔ برکینا فاسو میں احمدیت کا نور بھی گھانا کے شمال سے ہی آیا۔ اس کا پس منظر یہ ہے کہ گھانا کے شمال کا بڑا شہر ’وا‘ (WA) ہے۔ جب وہاں کے لوگ احمدیت کے نور سے منور ہوئے تو وہاں سے اس نور کی شعاعیں برکینا فاسو پہنچیں۔ موسی (Moosi) قبیلہ کے ایک امام سانفو مختار تجارت اور دینی علوم کے حصول کے لئے Wa کے ابتدائی احمدی ممتاز جید عالم مکرم و محترم امام صالح صاحب کے پاس آتے تھے۔ اسی طرح برکینا فاسو کے کچھ دیگر لوگوں تک ان کے ذریعہ احمدیت کا پیغام پہنچا۔ Wa (گھانا) میں آنے والے مرکزی مربیان برکینا فاسو کے احمدیوں کی تربیت کرتے رہے۔ خاکسار نے برکینا کے پرانے احمدیوں کے پاس مولانا بشیر احمد قمر صاحب سابق مربی گھانا کی تصاویر دیکھی ہیں جو اپنے WA میں قیام کے دوران یہاں تشریف لاتے رہے۔ اسی طرح مولانا یوسف بن صالح صاحب بھی اس علاقہ میں آتے رہے۔ مکرم عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر جماعت گھانا کی کوششوں سے باقاعدہ جماعت احمدیہ برکینا فاسو کی رجسٹریشن ہوئی اور گھانا سے ہی پہلے مرکزی مربی مکرم عمر فاروق یحییٰ صاحب برکینا فاسو میں متعین ہوئے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے 1989ء میں مکرم ادریس احمد شاہد صاحب امیر و مربی انچارج جماعت برکینا فاسو کو منتخب آیات قرآن مجید کا مورے زبان میں ترجمہ کروا کر شائع کرنے کی توفیق ملی۔ انہوں نے مکمل قرآن مجید کے مورے ترجمہ کی اجازت بھی لی لیکن ترجمہ کرنے والے کی نااہلی کی وجہ سے یہ کام بہت لمبا عرصہ تعطل کا شکار رہا۔ خاکسار نے اپنے دور امارت میں مرکز سے دوبارہ اجازت لی اور ترجمہ کے لئے مورے زبان کے ٹیچر ٹریننگ کالج کے پرنسپل مکرم باکنگورا فیل صاحب سے معاہدہ کیا اور ان سے یہ طے پایا کہ وہ جماعت کے فرنچ ترجمہ کو پیش نظر رکھ کر ترجمہ کریں گے اور ہر ہفتہ جتنا کام ہو گا وہ لے کر واگادوگو میں جماعت کے مرکزی مشن میں آئیں گے اور جماعت کی طرف سے اس زبان کے ماہر لوگوں کی بنائی گئی ٹیم کے ساتھ مل کر اس ترجمہ کی نظر ثانی کریں گے۔ اس کا طریق یہ رکھا کہ ہر ہفتہ اور اتوار کو وہ مشن ہاؤس آتے اور ہماری ٹیم جس میں لوکل مشنری مکرم ودراگو عبدالکریم صاحب، الحاج ودراگو جبرائیل صاحب، مکرم زونو یونس صاحب کے ساتھ بیٹھ کر جتنا کام ہوا ہوتا تھا اس کو پڑھا جاتا اور تصحیح کروائی جاتی۔ اس ٹیم کی معاونت مکرم زونو سالیف صاحب، الحاج سانفو قاسم صاحب اور لوکل مشنریز مکرم مائیگا تجان صاحب اور مکرم درابو مجید صاحب کرتے رہے۔

اس ترجمہ کی کمپوزنگ اور قرآن مجید کے عربی متن کے ساتھ سیٹنگ کا کام مکرم محمد اکرم محمود صاحب مربی سلسلہ نے کیا۔ قرآن مجید پرنٹنگ کے لئے تیار تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے 2006ء میں جماعت احمدیہ برکینا فاسو کو اپنا پرنٹنگ پریس ’’نور السلام‘‘ عطا فرمادیا۔ اس پریس کے ابتدائی کاموں میں مورے ترجمہ قرآن کی اشاعت کا نہایت اہم اور بابرکت کام تھا جو انجام پایا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مورے زبان میں یہ پہلا ترجمہ قرآن ہے جس کو ہر سطح پر بہت سراہا گیا۔ اس کی کاپی موسی (Moosi) قبیلہ کے بادشاہ مورے نابہ کو اور دیگر اہم شخصیات کو بھی پیش کی گئی۔

❀❀❀❀❀❀❀

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 124193 میں طوبیٰ عتیق سیٹھی

بنت عتیق احمد سیٹھی قوم.... پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Grafa Houserri ضلع و ملک جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15 نومبر 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زیور 22.5 گرام 675 یورو (2) نقدی 400 یورو اس وقت مجھے مبلغ 100 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ طوبیٰ عتیق سیٹھی گواہ شد نمبر1۔ عتیق احمد سیٹھی مبشر احمد سیٹھی گواہ شد نمبر2۔ لبیق احمد سیٹھی ولد عتیق احمد سیٹھی

مسل نمبر 124194 میں Basma Idrees

بنت Mohammad Idrees قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Graffn Hausen ضلع و ملک جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8 نومبر 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زیور 5 گرام 150 یورو اس وقت مجھے مبلغ 100 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Basma Idrees گواہ شد نمبر1۔ محمد ادریس ولد محمد شریف گواہ شد نمبر2۔ عتیق احمد سیٹھی ولد مبشر احمد سیٹھی

مسل نمبر 124195 میں مظفر احمد اظہر

ولد ظہور احمد ناصر قوم کھرل پیشہ ملازمت عمر 52 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Darmstadt ضلع و ملک جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم دسمبر 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) مکان 10 مرلہ 25 لاکھ پاکستانی روپے اس وقت مجھے مبلغ 1 ہزار یورو ماہوار بصورت Social H مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ مظفر احمد اظہر گواہ شد نمبر1۔ نعیم احمد منظور ولد حکیم علی احمد گواہ شد نمبر2۔ وقار احمد سندھو ولد گلزار احمد

مسل نمبر 124196 میں Mohammed Anwar

ولد Mohammed Nawaz قوم جٹ پیشہ کاروبار عمر 36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Vauhghan North ضلع و ملک Canada بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم دسمبر 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) مکان 1820Square 5 لاکھ 33 ہزار Canadian$ اس وقت مجھے مبلغ 4 ہزار 500 Canadian$ ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Mohammaed Anwar گواہ شد نمبر1۔ Sohail Nawas S/o Ch. Ikram گواہ شد نمبر2۔ Muhammad Nawas Ullah Cheema S/o Sharf Din Cheema

مسل نمبر 124197 میں Sohail Ammar

ولد Abdul Razzaq قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر 70 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Koln ضلع و ملک جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6 دسمبر 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1 ہزار 900 یورو ماہوار بصورت Salary مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Sohail Ammar گواہ شد نمبر1۔ رضوان احمد چیمہ ولد ناصر احمد چیمہ گواہ شد نمبر2۔ فیضان منور ولد مرزا منور احمد

مسل نمبر 124198 میں Tahira Parveen Ammar

زوجہ Sohail Ammar قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Koln ضلع و ملک جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6 دسمبر 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) حق مہر 10 ہزار یورو (2) زیور 32 تولہ 11 ہزار 200 یورو اس وقت مجھے مبلغ 100 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Tahira parveen Ammar گواہ شد نمبر1۔ Sohail Ammar S/o Abdul Razzaq گواہ شد نمبر2۔ رانا توقیر احمد ولد رانا منیر احمد

مسل نمبر 124199 میں Usama Ammar

ولد Sohail Ammar قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Koln ضلع و ملک جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6 دسمبر 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 50 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Usama Ammar گواہ شد نمبر1۔ Sohail Ammar S/o Abdul Razzaq گواہ شد نمبر2۔ رانا توقیر احمد ولد رانا منیر احمد

مسل نمبر 1241200 میں Salman Mahmood Nasir

ولد Abdul Manan Nasir قوم گجر پیشہ ملازمت عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Berlin ضلع و ملک جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10 اکتوبر 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 2 ہزار 600 یورو ماہوار بصورت Salary مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Salman Mahmood Nasir گواہ شد نمبر1۔ Said Ahmed Arif S/o Mubarak Ahmed گواہ شد نمبر2۔ Sultan Ahmad S/o Ch.Muhammad Yaqub

مسل نمبر 124201 میں حارث محمود

ولد ایاز محمود قوم وڑائچ پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Avgsburg ضلع و ملک جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29 نومبر 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 250 یورو ماہوار بصورت Allownc مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ حارث محمود گواہ شد نمبر1۔ Rafique Ahmed S/o Latif Ahmed گواہ شد نمبر2۔ ساجد محمود ولد محمد شریف

مسل نمبر 124202 میں Tahlal Ahmed

ولد Khalid Ahmed قوم وڑائچ پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Darmstadt ضلع و ملک جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18 نومبر 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 50 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Tahal Ahmed گواہ شد نمبر1۔ اکرام اللہ چیمہ ولد شریف دین چیمہ گواہ شد نمبر2۔ محمود احمد ولد محمد صادق

مسل نمبر 124203 میں فوزیہ امتل الواسع

زوجہ ظفر احمد ساہی قوم ساہی پیشہ خانہ داری عمر 59 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Dieburg ضلع و ملک جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26 نومبر 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زیور 3 تولہ 500 یورو (2) حق مہر 5 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 100 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ فوزیہ امتل الواسع گواہ شد نمبر1۔ اکرام اللہ چیمہ ولد چوہدری شرف دین گواہ شد نمبر2۔ محمد نعیم احمد ساہی ولد محمد اکبر ساہی

مسل نمبر 1241204 میں Azra Kaleem Shaikh

بنت Kaleem Ullah Shaikh قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Hanau ضلع و ملک جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15 نومبر 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 120 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Azar Kaleem Shaikh گواہ شد نمبر1۔ Iftikhar Aslam S/o Aslam Imtiaz گواہ شد نمبر2۔ Muhammad Irfan Shakeel

مسل نمبر 124205 میں دانیہ احمد

بنت مبارک احمد قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Hamaw ضلع و ملک جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15 نومبر 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 100 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ دانیہ احمد گواہ شد نمبر1۔ Ajiz Mehmood S/o Mehmood Ahmed گواہ شد نمبر2۔ Muhammad Irfan Shakeel

☆..........☆..........☆

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20،15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

30 ستمبر 2016ء

5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:35 am	یسرنا القرآن
6:00 am	بیت السلام کا سنگ بنیاد 9 جون 2015ء
6:55 am	سپینش سروس
7:30 am	پشتو مذاکرہ
8:20 am	آئینہ
8:55 am	Shotter Shondhane
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:15 am	درس حدیث
11:35 am	یسرنا القرآن
12:05 pm	بیت القدیر کا افتتاح 9 جون 2015ء
1:20 pm	راہ ہدیٰ
2:50 pm	انڈونیشین سروس
3:50 pm	دینی و فقہی مسائل
5:00 pm	خطبہ جمعہ Live
6:40 pm	تلاوت قرآن کریم
6:55 pm	سیرت النبی ﷺ
7:30 pm	Shotter Shondhane Live
9:30 pm	خطبہ جمعہ 30 ستمبر 2016ء
10:35 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:30 pm	بیت القدیر کا سنگ بنیاد

یکم اکتوبر 2016ء

12:30 am	منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود
1:00 am	ہماری تعلیم
1:20 am	دینی و فقہی مسائل
2:00 am	خطبہ جمعہ 30 ستمبر 2016ء
3:20 am	راہ ہدیٰ
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:35 am	یسرنا القرآن
6:00 am	بیت القدیر کا سنگ بنیاد
7:10 am	خطبہ جمعہ 30 ستمبر 2016ء
8:20 am	دینی و فقہی مسائل
8:55 am	Shotter Shondhane
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:10 am	درس حدیث
11:30 am	الترتیل
12:00 pm	حضور انور کا جلسہ سالانہ یوکے سے خطاب 25 جولائی 2009ء
1:00 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:30 pm	سٹوری ٹائم
2:00 pm	سوال و جواب
3:05 pm	انڈونیشین سروس
4:05 pm	خطبہ جمعہ 30 ستمبر 2016ء
5:15 pm	تلاوت قرآن کریم
5:25 pm	الترتیل
6:00 pm	انتخاب سخن Live
7:00 pm	Shotter Shondhane Live
9:05 pm	راہ ہدیٰ Live
10:35 pm	الترتیل
11:05 pm	عالمی خبریں
11:25 pm	حضور انور کا جلسہ سالانہ یوکے سے خطاب

2۔اکتوبر 2016ء

12:30 am	فیتھ میٹرز
1:30 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
2:00 am	راہ ہدیٰ
3:30 am	سٹوری ٹائم
3:55 am	خطبہ جمعہ 30 ستمبر 2016ء
5:10 am	عالمی خبریں
5:25 am	تلاوت قرآن کریم
5:35 am	منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود
6:05 am	الترتیل
6:35 am	حضور انور کا خطاب جلسہ سالانہ یوکے
7:45 am	خطبہ جمعہ 30 ستمبر 2016ء
8:55 am	Shotter Shondhane
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:15 am	آؤ حسن یار کی باتیں کریں
11:35 am	یسرنا القرآن
12:00 pm	گلشن وقف نو
1:00 pm	فیتھ میٹرز
2:00 pm	سوال و جواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	خطبہ جمعہ 17۔اپریل 2015ء (سپینش ترجمہ)
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم
5:15 pm	آؤ حسن یار کی باتیں کریں
5:30 pm	یسرنا القرآن
5:55 pm	خطبہ جمعہ 30 ستمبر 2016ء
7:00 pm	Shotter Shondhane Live
9:30 pm	رفقائے احمد
9:55 pm	کڈز ٹائم
10:30 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:25 pm	گلشن وقف نو

☆............☆............☆

تاریخ عالم 28 ستمبر

☆ **1905ء:** ایک ترک اور یہودی شخص حضرت اقدس مسیح موعود کی زیارت کے لئے قادیان آیا اور عربی زبان میں آپ سے سوالات پوچھے۔

☆ عالمی یوم قلب ہے۔

☆ آج امریکہ میں اچھے ہمسائے کا قومی دن ہے۔

☆ **1871ء:** آج کے دن برازیل کی پارلیمنٹ میں وہ غیر معمولی قانون پاس کیا گیا جس کی رو سے غلام ماں باپ کے ہاں پیدا ہونے والے نوزائیدہ بچوں کو آزاد قرار دیا گیا۔ جبکہ غلاموں کے متعلق 14 صدیاں قبل نازل ہونے والی آسمانی کتاب قرآن کریم میں درج ہدایات اور بانی اسلام حضرت محمد ﷺ کے پیدا کردہ انقلاب عظیم کا مطالعہ روح پرور ہے۔

☆ **1885ء:** کینیڈا کے شہر مونٹریال میں شہریوں نے چیچک سے بچاؤ کے ٹیکے کو سب کے لئے لازمی قرار دیئے جانے کے فیصلہ کے خلاف مظاہرے کئے۔

☆ **1889ء:** وزن اور پیمائش کی پہلی جنرل کانفرنس منعقد ہوئی جس میں فیصلہ کیا گیا کہ آئندہ سے ساری دنیا میں ایک میٹر کا فاصلہ کتنا ہوگا۔

☆ **1928ء:** سر الیگزنڈر فلیمنگ نے پنسلین دریافت کی۔

☆ **1950ء:** انڈونیشیا اقوام متحدہ کا حصہ بنا۔

☆ **1960ء:** مالی اور سینیگال اقوام متحدہ کے رکن بنے۔

☆ آج بھوک سے نجات کا دن ہے۔

(مرسلہ: مکرم طارق حیات صاحب)

ربوہ میں طلوع وغروب وموسم 28 ستمبر

طلوع فجر	4:38
طلوع آفتاب	5:58
زوال آفتاب	11:59
غروب آفتاب	6:00
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	38 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	26 سنٹی گریڈ

موسم خشک رہنے کا امکان ہے۔

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

28 ستمبر 2016ء

6:25 am	گلشن وقف نو
9:55 am	لقاء مع العرب
12:05 pm	حضور انور کا اختتامی خطاب اجتماع خدام الاحمدیہ یو۔کے
1:55 pm	سوال و جواب
4:05 pm	خطبہ جمعہ 23 ستمبر 2016ء
6:10 pm	خطبہ جمعہ 17 ستمبر 2010ء
8:10 pm	حضور انور کا اختتامی خطاب اجتماع خدام الاحمدیہ یو۔کے

TUTION
Narsery to Primary (Oxford Syllabus)
Economics, English (F.A, B.A)
Only for girls
Darul Sadar Shariq A Contact 0335-0738737

لیلن Riplica, A+ تمام برانڈ
مردانہ گل احمد، نشاط، الکرم اور یجنل دستیاب ہے۔
کامدار کرتہ دوپٹہ+لہنگا میکیسی شرارہ، گاؤن
نیز کامدار ورائٹی آرڈر پر تیار کی جاتی ہے۔
نیو زاہد کلاتھ اینڈ بوتیک ربوہ
رابطہ نمبر: 0333-9793375

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
میاں حنیف احمد کامران
ربوہ 0092 47 6212515
28 لندن روڈ، مورڈن SM4 5BQ
0044 203 609 4712
0044 740 592 9636

FR-10

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
انٹرنیشنل موٹرز لاہور
تمام جاپانی گاڑیوں کے پرزہ جات دستیاب ہیں